صدقۃ الفطر اور نماز عید

احکام و مسائل

متکلم اسلام شیخ طریقت مولانا محمد الیاس گھمن

خانقاہ حنفیہ، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے اس آخری عشرے کو ہمارے حق میں جہنم سے نجات والا بنا دے۔ رمضان المبارک ختم ہونے کو ہے اور تمام اہل اسلام عید کی تیاریوں میں مصروف ہونے والے ہیں۔ اس موقع پر دو باتیں بطور خاص پیش آتی ہیں ایک صدقۃ الفطر اور دوسری نماز عید۔ اس لیے ان کے احکام و مسائل ذکر کیے جاتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

صحیح بخاری، باب فرض صدقۃ الفطر، حدیث نمبر 1503

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے ہر غلام و آزاد مرد و عورت بچے اور بوڑھے پر بطور صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کو ضروری (واجب) قرار دیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ

سنن ابی داود، باب زکاۃ الفطر، حدیث نمبر 1611

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ داروں کی فضول و بے مقصد باتوں سے پاکیزگی کے لیے اور غریبوں کے کھانے کے لیے صدقۃ الفطر کو ضروری (واجب) قرار دیا۔

فائدہ: اس حدیث مبارک میں صدقۃ الفطر کی دو حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ روزہ کو فضول، بے مقصد اور بے ہودہ باتوں اور کاموں کے برے اثرات سے پاک کرنا۔ اس بات میں اگر غور کیا جائے تو بندہ اس حقیقت تک پہنچتا ہے کہ واقعی روزہ دار سے فضول و بے مقصد باتیں سرزد ہو جاتی ہیں جس سے روزہ کا مقصد اور اس کی برکات، فوائد و ثمرات ختم ہو جاتے ہیں اس کمی کو پورا کرنے کے لیے صدقۃ الفطر کا حکم دیا گیا ہے تاکہ پورا مہینہ جو اس میں کمی کوتاہی رہ گئی وہ ختم ہو جائے اور روزہ کے پورے فوائد و ثمرات اور اس کی برکات حاصل ہوں۔ صدقۃ الفطر روزہ دار کے گناہوں کے اثرات کو ختم کر دیتا ہے۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ خوشی کے اس موقع پر غرباء و مساکین کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنا ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ اسلام کی تعلیمات میں باہمی محبت پر کس قدر زور دیا گیا ہے۔ اللہ ہمیں یہ باتیں سمجھنے اور ان پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

صدقۃ الفطر کا نصاب:

جس مرد یا عورت کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا نقدی مال یا تجارت کا سامان یا ضرورت سے زائد سامان میں سے کوئی ایک چیز یا ان پانچوں چیزوں کا یا بعض کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو ایسے مرد و عورت پر صدقۃ الفطر ادا کرنا واجب ہے۔

یہاں یہ بات اچھی طرح یاد رہے کہ وہ اشیاء جو ضرورت و حاجت کی نہ ہوں بلکہ محض نمود و نمائش کی ہوں یا گھروں میں رکھی ہوئی ہوں اور سارا سال

استعمال میں نہ آتی ہوں تو وہ بھی نصاب میں شامل ہوں گی۔

ادائیگی کا وقت:

صدقہ فطر کی ادائیگی کا اصل وقت عید الفطر کے دن نماز عید سے پہلے ہے، البتہ رمضان کے آخر میں کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔

صدقہ فطر کی مقدار:

صدقہ فطر کھجور، کشمش یا جَو کی صورت میں دیا جائے تو ایک صاع کی مقدار دینا چاہیے اور گندم کی صورت میں دیں تو نصف صاع دیا جائے گا۔

ایک صاع کی مقدار ساڑھے تین سیر اور نصف صاع کی مقدار پونے دو سیر ہے۔

نوٹ: اس سال 1440ھ بمطابق 2019ء صدقۃ الفطر کا محتاط نصاب اور اوسط قیمت یہ مقرر کیا گیا ہے

جنس	مقدار	قیمت
گندم / آٹا	1.75 کلو	100روپے
جو	3.5 کلو	300روپے
کھجور	3.5 کلو	600روپے
کشمش	3.5 کلو	1800روپے

سعودیہ اور قطر میں صدقۃ الفطر کی اوسط مقدار 15 ریال، UAE میں 20 درہم، انگلینڈ میں 5 پاونڈ، امریکہ میں 7 ڈالر، عمان میں دو عمانی ریال اور بحرین و کویت میں 2 دینار ہے

دیگر ممالک والے مذکورہ اشیاء کی قیمت کے لحاظ سے فطرانہ ادا کریں یا اپنے مقامی مفتیان کرام سے رابطہ کریں۔

روزے اور نماز کا فدیہ ایک صدقۃ الفطر کی رقم کے برابر ہے، تیس روزوں کا فدیہ تیس صدقۃ الفطر کے برابر ہو گا۔

یہاں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رکھیں کہ فدیہ وہ شخص دے گا جو ایسا بیمار ہو جس کو ڈاکٹروں نے یہ کہا ہو کہ تم روزہ نہ رکھو ورنہ تمہاری یہ بیماری بڑھ جائے گی مزید یہ کہ اس کے صحت مند ہونے کی امید بھی نہ ہو تو ایسا شخص روزوں کا فدیہ دے گا۔ آج کل بہت سارے لوگ معمولی معمولی سی بیماروں کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ وہ بیماری روزہ رکھنے کی وجہ سے بڑھتی نہیں اور ان کے صحت مند ہونے کی امید بھی ہوتی ہے۔ لہذا ایسے لوگوں کے لیے روزہ رکھنا ہی ضروری ہے۔

میت کی طرف سے وصیت ہو تو اس کی فوت شدہ نمازوں اور روزوں کا فدیہ لازمی دیا جائے اور اگر وصیت نہ ہو تو ورثاء اپنی طرف سے ادا کریں۔ دن رات میں وتر سمیت کل 6 نمازوں کا فدیہ دیا جائے گا

صدقہ کے مصارف:

1: صدقۂ فطر کے مستحق ایسے غریب حضرات ہیں جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

2: صدقۂ فطر ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اسی طرح بیٹا بیٹی، پوتا پوتی اور نواسا نواسی کو دینا درست نہیں ہے۔ ایسے ہی بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو اپنا صدقۂ فطر نہیں دے سکتا۔

3: ان رشتہ داروں کے علاوہ مثلاً بھائی بہن، بھتیجا بھتیجی، بھانجا بھانجی، چچا چچی، پھوپا پھوپی، خالہ خالو، ماموں ممانی، سسر ساس، سالہ بہنوئی، سوتیلی ماں سوتیلا باپ ان سب کو صدقہ فطر دینا درست ہے بشرطیکہ یہ غریب اور مستحق ہوں۔

صدقہ فطر کے متفرق مسائل:

1: اگر عورت صاحبِ نصاب ہو تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے، مگر عورت پر کسی اور کی طرف سے فطرانہ نکالنا ضروری نہیں ہے، نہ بچوں کی طرف سے، نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ شوہر کی طرف سے۔

2: مردوں پر جس طرح اپنی طرف سے صدقہ فطر دینا ضروری ہے، اس طرح نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔ والدین، بالغ اولاد اور بیوی کی طرف سے دینا واجب نہیں۔

اسی طرح بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے بھی ادا کرنا واجب نہیں اگرچہ وہ اس کے عیال داری میں کیوں نہ رہتے ہوں۔

البتہ اگر بالغ لڑکا یا لڑکی مجنون ہو تو اس کی طرف سے اس کے والد صدقہ فطر ادا کریں گے۔

3: اگر گندم کے علاوہ کوئی اور غلہ باجرہ چاول وغیرہ دیا جائے تو اس میں گندم کی قیمت کا اعتبار ہو گا یعنی جس قدر پونے دو کلو گندم کی قیمت ہو اتنی رقم کا غلہ دیا جائے۔

4: اگر کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب، دونوں میں فرق نہیں۔

نماز عید

عیدین کی نماز دو رکعت ہے جو چھ زائد تکبیروں کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قرأت سے پہلے تین زائد تکبیریں کہی جاتی ہیں اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین زائد تکبیریں کہہ کر رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاتے ہیں۔ پہلی رکعت میں تین زائد تکبیرات چونکہ تکبیرِ تحریمہ کہہ کر ثناء کے متصل بعد کہی جاتی ہیں اور دوسری رکعت میں یہ تکبیرات کہہ کر متصل رکوع کی تکبیر کہی جاتی ہے، اس لیے اس اتصال کی وجہ سے پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ مل کر یہ تکبیرات چار ہوتی ہیں اور دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر سے مل کر چار۔ گویا ہر رکعت میں چار تکبیرات شمار ہوں گی۔ بعض روایات میں پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ، تین زائد تکبیرات اور رکوع کی تکبیر کو ملا کر پانچ اور دوسری رکعت میں تین زائد تکبیرات اور رکوع کی تکبیر کو ملا کر چار بتایا گیا ہے اور مجموعی طور پر نو تکبیرات شمار کی گئی ہیں۔ دونوں صورتوں میں زائد تکبیرات چھ ہی بنتی ہیں۔

عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عِیْدٍ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا وَاَرْبَعًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ حِیْنَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَا تَنْسَوْا کَتَکْبِیْرِ الْجَنَائِزِ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِہٖ وَقَبَضَ اِبْھَامَہٗ۔

شرح معانی الآثار، باب صلوۃ العیدین

ترجمہ: ابو عبدالرحمٰن قاسم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے کسی صحابی نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو چار چار تکبیریں کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بھول نہ جانا عید کی تکبیریں جنازہ کی طرح (چار) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کی انگلیوں کا اشارہ فرمایا اور انگوٹھا بند کر لیا۔

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِشَةَ جَلِيسٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَدَقَ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ۔

سنن ابی داؤد، باب التکبیر فی العیدین

ترجمہ: حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ کے دوست ابو عائشہ نے بتایا کہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا چار تکبیریں کہتے تھے، جیسا کہ آپ جنازہ میں کہتے تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ (حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) سچ کہتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب میں بصرہ کا گورنر تھا تو وہاں بھی اسی طرح تکبیریں کہا کرتا تھا۔

عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

جَالِسًا وَعِنْدَہٗ حُذَیْفَۃُ وَاَبُوْمُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَسَأَلَھُمْ سَعِیْدُ بْنُ الْعَاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ التَّکْبِیْرِ فِی الصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی فَجَعَلَ ھٰذَا یَقُوْلُ: سَلْ ھٰذَا وَ ھٰذَا یَقُوْلُ:سَلْ ھٰذَا حَتّٰی قَالَ لَہٗ حُذَیْفَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَلْ ھٰذَا لِعَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَسَأَلَہٗ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ فَیَرْکَعُ ثُمَّ یُکَبِّرُ فِی الثَّانِیَۃِ فَیَقْرَأُثُمَّ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَائَۃِ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 9402

ترجمہ: علقمہ اور اسود بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔تو ان سے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تکبیروں کے متعلق سوال کیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: ان (حضرت ابوموسیٰ) سے پوچھو، اور حضرت ابوموسیٰ نے کہا: ان (حضرت حذیفہ) سے پوچھو، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مسئلہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی چار تکبیریں (ایک تکبیر تحریمہ اور تین تکبیرات زائدہ) کہے، پھر قراءت کرے، پھر تکبیر کہ کر رکوع کرے دوسری رکعت میں تکبیر کہے، پھر قراءت کرے، پھر قراءت کے بعد چار تکبیریں کہے۔(تین تکبیرات زائدہ اور ایک تکبیر رکوع کے لیے)

عَنْ کُرْدُوْسٍ قَالَ:اَرْسَلَ الْوَلِیْدُاِلٰی عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍوحُذَیْفَۃَ وَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ بَعْدَ الْعَتَمَۃِفَقَالَ: اِنَّ ھٰذَا

عِيْدُ الْمُسْلِمِيْنَ، فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ؟ فَقَالُوْا: سَلْ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: يَقُوْمُ فَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ فَتِلْكَ خَمْسٌ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا يَرْكَعُ فِيْ آخِرِهِنَّ فَتِلْكَ تِسْعٌ فِي الْعِيْدَيْنِ فَمَا اَنْكَرَهُ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ۔

المعجم الکبیر للطبرانی: حدیث نمبر 9400

ترجمہ: حضرت کردوس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت ابو مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کے پاس تہائی رات گزرنے کے بعد پیغام بھیجا کہ یہ مسلمانوں کی عید کا دن ہے، اس میں نماز کا کیا طریقہ ہے؟ ان سب نے کہا: ابو عبد الرحمن یعنی عبد اللہ بن مسعود سے پوچھو۔ چنانچہ قاصد نے ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر چار تکبیریں (ایک تکبیر تحریمہ اور تین تکبیرات زائدہ) کہے۔ پھر سورۃ الفاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، یہ پانچ تکبیریں ہوئیں۔ پھر (دوسری رکعت میں) کھڑے ہو کر سورت فاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے، پھر چار تکبیریں کہے جن میں سے آخری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں یہ نو تکبیریں بنتی ہیں۔ ان سب حضرات میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ [جو کہ ان حضرات کی طرف سے زبردست تائید ہے کہ یہی طریقہ صحیح ہے]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تکبیراتِ جنازہ کے

چار ہونے پر تمام صحابہ اور کا اتفاق ہوا۔ حدیث کے الفاظ ہیں: **فَاجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّجْعَلُوا التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَائِزِ مِثْلَ التَّكْبِيْرِ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔**

شرح معانی الآثار، باب التکبیر علی الجنائز کم ھو؟

ترجمہ: توانہوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ نماز عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی چار تکبیروں کی طرح جنازہ کی بھی چار تکبیریں ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فِي الْاُوْلٰى خَمْسُ تَكْبِيْرَاتٍ بِتَكْبِيْرَةِ الرَّكْعَةِ وَ بِتَكْبِيْرَةِ الْاِسْتِفْتَاحِ وَ فِي الرَّكْعَةِ [الْاُخْرٰى] اَرْبَعَةٌ بِتَكْبِيْرَةِ الرَّكْعَةِ

مصنف عبد الرزاق، باب التکبیر فی صلوۃ العید، حدیث نمبر 5702

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں رکوع اور تحریمہ کی تکبیر کو ملا کر پانچ تکبیریں ہوتی ہیں اور دوسری رکعت میں رکوع والی تکبیر کو ملا کر چار تکبیریں بنتی ہیں [خلاصہ یہ کہ ہر رکعت میں زائد تکبیروں کی تعداد تین ہے]

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْعِيْدِ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَءَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَءَ ثُمَّ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ۔

سنن الطحاوی، باب التکبیر علی الجنائز کم ھو؟

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن الحارث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے عید کی نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے چار تکبیریں

کہیں، پھر قراءت کی، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ پھر جب آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے قراءت کی پھر تین تکبیریں کہیں، پھر (چوتھی) تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

تکبیرات عیدین میں رفع یدین:

نماز عیدین میں تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کیا جاتا ہے:

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ اَنَّهُ قَالَ: تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ، فِيْ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِي التَّكْبِيْرِ لِلْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَفِي الْعِيْدَيْنِ وَعِنْدِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ عَلَى الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَ عِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ۔

سنن الطحاوی، باب رفع الیدین عند رویۃ البیت

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سات جگہوں میں رفع یدین کیا جاتا ہے۔(۱) نماز کے شروع میں (۲) نمازِ وتر میں قنوت کے وقت (۳) عیدین میں (۴) حجر اسود کو سلام کے وقت، (۵) صفا و مروہ پر، (۶) مزدلفہ اور عرفات میں (۷) دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت۔

وَاتَّفَقُوْا عَلٰى رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَاتِ۔

مرقاۃ المفاتیح، باب صلاۃ العیدین

ترجمہ: فقہاء کرام کا عیدین کی تکبیرات کے رفع یدین پر اتفاق ہے۔

وَاَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّهُ يُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِيْ تَكْبِيْرِ الْقُنُوْتِ وَ تَكْبِيْرَاتِ الْعِيْدَيْنِ

بدائع الصنائع للکاسانی

ترجمہ: فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ وتروں میں قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیرات کے وقت رفع یدین کیا جائے۔

فائدہ: پنجگانہ نمازوں میں رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرنا ممنوع اور عیدین میں کیا جانے والا رفع یدین مشروع ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے: **وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ**۔

سورۃ طٰہٰ: آیت نمبر 14

ترجمہ: اور میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔

تو نماز کا وہ عمل جو خود ذکر یا مقرون بالذکر (ذکر سے ملا ہوا) ہو تو اس آیت کی رو سے مطلوب ہو گا اور اگر وہ عمل خود ذکر یا مقرون بالذکر نہ ہو تو غیر مطلوب اور قابلِ ترک ہو گا۔ عیدین والے رفع یدین کے ساتھ ذکر یعنی اللہ اکبر ملا ہوتا ہے اس لیے یہ مطلوبِ شریعت ہے اور پنجگانہ نمازوں والے مذکورہ رفع یدین میں خالی حرکت ہوتی ہے ذکر نہیں ہوتا، اس لیے یہ غیر مطلوب ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت رمضان کے آخری عشرے کو ہمارے حق میں جہنم سے نجات والا بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

محمد الیاس گھمن

خانقاہ حنفیہ، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

جمعرات، 30 مئی، 2019ء